بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ـ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم چہار شنبہ

جلد ۳۳ | ۲۵ ماہ شہادت ۱۳۲۴ ہش | ۱۲ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ | ۲۵ اپریل ۱۹۴۵ء | نمبر ۹۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کے متعلق آج ۹ بجے شب یہ اطلاع ملی ہے۔ کہ حضور کو پیچش کی تکلیف میں کل سے اور بھی افاقہ ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو ضعف کی تکلیف ہے۔ صحت کے لئے دعا کی جائے

صاحبزادی آصفہ مسعودہ بنت حضرت نواب محمد علیخان صاحبؓ کو چند دن سے بخار اور تمام جسم پر دانوں کی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ کو آج بفضل خدا بخار نہیں ہے۔

مدرسہ احمدیہ میں طلباء کا داخلہ شروع ہے۔ جو انشاء اللہ ۵ رمئی تک جاری رہے گا۔ احباب جماعت اپنے

مختلف قوموں اور خاص کر مسلمان فرقوں کا افسوسناک افتراق

(از ایڈیٹر)

تھوڑا ہی عرصہ ہوا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نہایت ہی دردمندانہ الفاظ میں جہاں انگلستان اور ہندوستان کو ایک بار پھر بدلائل صلح کا پیغام دیا تھا۔ اور یہ فرماتے ہوئے دیا تھا۔ کہ "یہ مضمون بار بار دہرائے جانے کے قابل ہے"۔ وہاں ہندوستان میں بسنے والی مختلف قوموں کو بھی آپس میں صلح اور اتحاد کرنے کا پیغام پہنچایا تھا۔ حضور نے اس کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:۔

"دنیا میں صلح کی سکیم اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتی جب تک کہ ہندوستان کی مختلف قومیں آپس میں صلح نہ کر لیں"۔

پھر فرمایا:۔

"پس ضروری ہے کہ ہندوستان کی مختلف قومیں آپس میں صلح کر لیں۔ مسلمان، ہندو، کانگرس، مسلم لیگ اور دوسری سیاسی پارٹیاں پہلے آپس میں صلح کریں۔ موجودہ حالات میں ہندوستان کی قوموں کے آپس میں اختلافات ایسی شدت اختیار کر چکے ہیں۔ کہ دماغوں کو سکون نصیب نہیں۔ اور جب صلح کے سوال پر غور کرنے کے لئے بیٹھتے ہیں۔ تو غصے میں آجاتے ہیں۔ اور صلح کی بجائے طعن و تشنیع پر اتر آتے ہیں۔ اختلافات اتنے شدید ہیں۔ کہ ان کو دور کرنا ہر قوم کو موت نظر آتا ہے۔ مگر بعض اہم زندگیاں بعض اعلیٰ درجہ کی زندگیاں اور بعض پائیدار زندگیاں موت سے گزرنے کے بعد ہی حاصل ہوا کرتی ہیں۔ یعنی جب تک کہ ہندوستان کی مختلف قومیں اس موت کو قبول نہ کریں گی۔ انہیں دائمی اور پائیدار زندگی حاصل نہیں ہو سکتی۔ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ ہندوستان کے رہنے والے یہ محسوس کریں۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان کے لئے ترقی کے رستے کھول دیئے ہیں۔ اور اگر آج وہ ان سے فائدہ اٹھائیں۔ تو ہندوستان کو ایسی قوت حاصل ہو سکتی ہے۔ کہ اس کی آواز دنیا میں زیادہ سے زیادہ وزنی قرار دی جانے والی آواز بن سکتی ہے۔ وہ موقعہ ترقیات کا جو آج ہندوستان کو مل رہا ہے۔ وہ اس ملک کے پہلے لوگوں کو کبھی نصیب نہیں ہوا"۔ (الفضل ۱۷ جنوری ۱۹۴۵ء)

یہ مخلصانہ اور دردمندانہ آواز اس قابل تھی کہ ہر بہی خواہ ہندوستان گوش ہوش سے سنتا۔ اور اس پر عمل کرنے کی پوری پوری کوشش کرتا۔ مگر افسوس اس بارہ میں کسی کوشش کا نتیجہ خیز ہونا تو الگ رہا۔ اس کا وجود ہی نظر نہیں آتا۔ اور زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ جہاں ہندوؤں کے مختلف فرقے آپس میں زیادہ سے زیادہ متحد اور متفق ہونے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ وہاں مسلمانوں کا افتراق اور انشقاق روز بروز بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ مذہبی لحاظ سے مسلمان فرقوں میں جو اختلافات چلے آرہے ہیں۔ وہ تو ہیں ہی۔ اور ان کی موجودگی میں کسی متحدہ امر پر مسلمانوں کا متحد ہونا تو محالات سے سمجھا ہی جاتا ہے۔ حیرت انگیز امر یہ ہے کہ سیاسی اور ملکی معاملات میں بھی ان میں اتحاد ہو نہیں سکتا۔

حال ہی میں شیعوں کے متعلق مسٹر حسین بھائی لال جی نے جو مرکزی اسمبلی کے ممبر بھی ہیں لارڈ ویول کو انگلستان ایک تار بھیجا جس میں لکھا ہے۔

"ہندوستان کا کوئی دستور ہندوستان کے تین کروڑ شیعوں کو منظور نہ ہوگا۔ جب تک ان کو مذہبی آزادی کی ضمانت نہ دی جائے گی اور ان کی مناسب نمائندگی دستور کے اندر نہ ہوگی۔ جو ان کی آبادی کے تناسب سے ہونی چاہیئے۔ ہندوؤں نے اپنے شیڈول طبقے کی نمائندگی مان لی ہے۔ مگر سنی مسلمانوں نے شیعوں کو کوئی نمائندگی نہیں دی۔ اور مسلم لیگ شیعوں کے اس حق سے انکار کر چکی ہے۔ شیعوں کو سنی مسلمانوں کے انصاف اور مساوات پر کوئی اعتماد نہیں۔ اس لئے شیعہ فرقہ بھی مسلم لیگ کے اس دعوٰی کے خلاف پوری آواز بلند کرتا ہے۔ کہ وہ کل مسلمانوں کی نمائندہ جماعت ہے"۔

مسلمان غیر مسلموں کے مقابلہ میں پہلے ہی قلیل التعداد ہیں۔ اگر ان میں سے بھی تین کروڑ شیعہ علیحدگی اختیار کر لیں۔ تو ان کی تعداد اور بھی کم ہو جائیگی۔ اور سیاسیات میں تعداد کو جس قدر وزن حاصل ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن افسوس کہ سنجیدگی کے ساتھ اس طرف کوئی توجہ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اسلام تو وہ مذہب ہے جس نے دیگر مذاہب کے پیرؤں کو مذہبی اور سیاسی آزادی اس قدر دی۔ جس کی مثال دنیا میں نہ کوئی مذہبی اور نہ کوئی سیاسی قوم پیش کر سکتی ہے۔ لیکن آج اسلام کے محافظ وہ لوگ کہلا رہے ہیں۔ جو مسلمان کہلانے والوں کے لئے مذہبی آزادی بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ اور اپنے عقائد سے اختلاف رکھنے والے دوسرے قلیل التعداد فرقوں کو زندہ رہنے کا حق دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اس کا بہت کچھ خمیازہ وہ بھگت چکے ہیں۔ اور بہت کچھ آئندہ بھگتیں گے اگر انہوں نے اپنے طریق عمل میں اصلاح نہ کی اور متحدہ امور میں متحد ہونے کی اہمیت کو نہ سمجھا

اسی طرح ہندوستان کی تمام قوموں کو متحد ہونے کا جو موقعہ آج میسر ہے۔ اور جس کی طرف حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز توجہ دلا چکے ہیں۔ اس سے اگر فائدہ نہ اٹھایا گیا۔ اور آپس میں کشمکش جاری رکھی گئی۔ تو ہندوستان کو اتنا بڑا نقصان پہنچے گا جس کا ازالہ شائد لمبے عرصہ میں بھی نہ ہو سکے گا۔

پس ہم ایک بار پھر ہندوستان کی تمام قوموں کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا صلح کا پیغام پہنچا کر التماس کرتے ہیں کہ وہ اس کی طرف فوری توجہ کریں۔ اور اپنے لئے ترقیات و اعزاز کا میدان وسیع کر لیں۔ ایسے مواقع بار بار نہیں آیا کرتے۔ اور جب کوئی خاص موقعہ ہاتھ سے نکل جائے۔ تو مدتوں اس قسم کے موقعہ کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔ پس مسلمان آپس میں متحد ہو کر اپنی آواز کو زوردار اور اپنے حقوق کو محفوظ کرنے کی کوشش کریں۔ اور پھر مسلمان۔ ہندو۔ اور دیگر تمام قومیں متحد ہو کر ہندوستان کو اپنے لئے محفوظ کر لیں۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

ایک خط کا جواب

ایک صاحب نے حضور کی خدمت میں لکھا:-

خط

مخترمی مرزا صاحب۔ السلام علیکم۔ میں ایک غیر احمدی ہوں۔ اس لئے وہ القاب لکھنے سے معذور ہوں۔ جو کہ ایک احمدی لکھ سکتا ہے۔ اور میں ابھی تک احمدیت میں اعتقاد بھی نہیں رکھتا۔ اس لئے آپ ان باتوں کو نظر انداز ہی کریں گے۔ میں یہ خط ایک مسلمان بھائی کی حیثیت سے لکھ رہا ہوں۔ اگرچہ آپ مسلمانوں کے ایک بڑے طبقہ کے امیر ہیں۔ لیکن جب تک میرا اپنا اعتقاد نہ ہو۔ اسوقت تک میں آپکو خلیفۃ المسیح لکھنے سے مجبور ہوں۔

آج تک میں نے بہت سی غلط باتیں احمدیت کے متعلق سن رکھی تھیں۔ لیکن عرصہ ایک ماہ سے میں "الفضل" کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ سکندر آباد سے شائع شدہ کچھ کتابیں پڑھی ہیں۔ اب معلوم ہوا کہ احمدیت ایک اچھی تحریک ہے۔ اسکے بنیادی مقاصد وہی ہیں۔ جو رسول کریم نے بتلائے ہیں۔ لیکن ابھی تک میں قرآن شریف کا اچھی طرح سے مطالعہ نہیں کر سکا۔ کہ اپنے شکوک رفع کر سکتا۔ امید ہے کہ میں خط و کتابت کے ذریعہ ہی آپ کے خیالات سے مستفید ہو جاؤں اور اس کے بعد آخری فیصلہ کروں کہ مجھے احمدیت قبول کرنی چاہئے یا کہ نہیں۔

دو تین سوال ہیں جو کہ بہت دنوں سے میرے دماغ میں گھوم رہے ہیں۔ کالج کی تعلیم کے دوران میں بھی میں نے چاہا۔ کہ کوئی مناسب جواب دیکر میری تسلی کرے لیکن الٹا کافر کا لفظ کہہ دیا گیا اور جواب دینے کی کوشش نہیں کی گئی۔

(۱) "قسمت" میں نے چند مولویوں کی تقریروں سے سنا ہے۔ کہ انسان کے پیدا ہونے کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ اس کی تمام عمر میں ہونے والے واقعات (نیک وبد) لکھ ڈالتا ہے۔

(۲) "شب برات کو خدا سال بھر میں ہونے والے واقعات لکھ دیتا ہے"۔

اگر یہ سچ ہے تو پھر انسان جو کام بھی کرتا ہے (نیک وبد) اس کا صلہ اس کو کیوں ملے۔ یعنی بُرے کاموں کا عذاب۔ اور نیک کاموں کا اجر۔ کیونکہ خدا کے لکھے ہوئے کو تو وہ مٹا نہیں سکتا۔ خدا کا لکھا جھوٹا ہو نہیں سکتا۔ اب اگر خدا نے خود ہی بُرے کام اس کی قسمت میں لکھے ہیں۔ اور وہ ان کو کرتا ہے۔ تو اس میں انسان کا کیا قصور۔ اس لئے وہ عذاب سے بچنا چاہئے۔

۲۔ میرا خیال ہے۔ کہ انسان دنیا میں ہی بُرے کاموں کا خمیازہ بھگت لیتا ہے۔ میرا اپنا تجربہ ہے کہ جب کبھی والدین کے حکم کی نافرمانی کی۔ یا بُرا کام کیا۔ یا کبھی چوری کی۔ تو مجھے جلد ہی کوئی روحانی صدمہ یا جسمانی تکلیف ہوئی۔ اگر یہ تکلیفیں اس وجہ سے نہیں تو پھر کس لئے ہیں۔

۳۔ ہم سنتے ہیں کہ بُرا آدمی دنیا میں کبھی بھی نہیں پھولتا پھلتا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جو آدمی شراب پیتا ہے۔ زنا کرتا ہے۔ جوا کھیلتا ہے۔ کبھی نماز نہیں پڑھتا۔ غریبوں پر ظلم کرتا ہے۔ غرضیکہ ہر ایک قسم کی برائی کرتا ہے۔ خدا اسے اور زیادہ دولت دیتا ہے۔ ہمت دیتا ہے۔ کہ وہ دوسروں پر اور زیادہ ظلم کرے حالانکہ وہ آدمی غریب ہونا چاہئے۔ اس پر دنیا کی تمام لعنتیں پڑنی چاہئیں۔

نیاز مند اختر

جواب

حضور نے اس کے جواب میں رقم فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ القاب کی کوئی حاجت نہیں۔ یہ آپ کو وہم کیوں پیدا ہوا۔ کہ آپ خلیفۃ المسیح نہ لکھیں گے۔ تو مجھے بُرا لگیگا۔ جو بات آپ نہیں مانتے۔ اس کا لکھنا تو جھوٹ بن جاتا۔

پہلے سوال کا جواب۔ یہ سب جھوٹ ہے۔ قرآن کریم ایسا نہیں کہتا۔ قسمت سے مراد وہ نتیجہ ہے جو انسانی اعمال یا ماحول کے اثرات کا نکلتا ہے۔ چونکہ ماحول کے نتائج اور اعمال کے نتائج کا قانون خدا تعالیٰ نے بنایا ہے۔ اس لئے قسمت اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہوتی ہے۔ یہ مطلب نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجبور کیا ہے۔

دوسرے سوال کا جواب۔ یقیناً بُرے کاموں کا نتیجہ اسی دنیا میں مل جاتا ہے۔ مگر کام کے دو پہلو ہیں۔ ایک جسمانی ایک روحانی۔ روحانی حصہ تو باقی رہتا ہے۔ اور اگر پوری سزائیں یہیں مل گئی ہوں۔ تو لازماً اگلی زندگی میں ملنی چاہئے۔

تیسرے سوال کا جواب۔ یہ بات قرآن کریم کے خلاف ہے۔ قرآن کریم تو کہتا ہے کہ اگر دوسروں کو ٹھوکر نہ لگتی۔ تو ہم مشرکوں کو سونے چاندی کے مکان بنا دیتے اور فرماتا ہے۔ کلا نمد ھؤلاء و ھؤلاء کافر و مومن کو ان کی دنیوی کوششوں کے نتائج ہم مہیا کر دیتے ہیں۔

ماہانہ اجلاس لجنہ اماءاللہ حلقہ مسجد مبارک و مسجد اقصیٰ

۲۳ اپریل ۱۹۴۵ء بصدارت سیدہ حضرت ام ناصر احمد صاحبہ حلقہ مسجد مبارک و اقصیٰ کی لجنہ اماءاللہ کا اجلاس بر مکان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل بہنوں نے تقریریں کیں۔

قابل ذکر تقاریر ہماری پُرجوش احمدی خاتون اہلیہ ڈاکٹر شفیع احمد صاحب مرحوم دہلوی اور محترمہ زہرا بیگم صاحبہ کوٹ قیصرانی نے کیں۔ اور کچھ تبلیغی مضمون طالبات نصرت گرلز سکول نے پڑھے۔ اور مختلف نظموں کے بعد حضرت ام ناصر احمد صاحبہ کے اس ارشاد پر کہ نماز باجماعت ہر ایک احمدی خاتون کو حفظ ہونی چاہئے۔ تاکید کی گئی۔ اس کے بعد محترمہ سعیدہ خاتون عمر اور بھابی زینب صاحبہ پریذیڈنٹ لجنہ محلہ مسجد مبارک نے چندہ ہال وغیرہ کے متعلق تحریک کی۔

(سیکرٹری لجنہ اماءاللہ حلقہ مسجد مبارک)

احمدی مستورات اور زنانہ سکول سالٹ پانڈ

تحریک جدید اور ترجمۃ القرآن کے مجاہدین تو اب یہ جدوجہد کر رہے ہیں کہ اپنے وعدوں کی رقوم زیادہ سے زیادہ ۳۱ مئی تک مرکز میں داخل کر کے سابقون ہو جائیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک چندہ زنانہ سکول سالٹ پانڈ کا بھی صرف احمدی مستورات سے مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس میں ۷۵٪ فیصدی وصولی ہو چکی ہے۔ ۲۵٪ کے لئے احمدی خواتین سے عرض ہے کہ وہ اس چندہ کو ۱۰ مئی تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر لیں۔ اور اس میں ہر بہن کچھ نہ کچھ چندہ دیکر ثواب حاصل کر لے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

الحاق و اتصال

(۱) صوبہ بہار کی جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعتہائے احمدیہ موسی بنی۔ رانچی۔ میو بھنڈار اور کھلاریوں کی جماعتوں کو حسب ریزولیوشن صدر انجمن احمدیہ ۲۴۵ مورخہ ۴۵/۴/۳ یکم مئی ۱۹۴۵ء سے حلقہ امارت جمشید پور سے ملحق کیا جاتا ہے۔ گویا یہ حلقہ امیر صوبہ بہار کے ماتحت ایک سب پراونشل حلقہ ہوگا۔

(۲) جماعت احمدیہ بلانی ضلع گجرات کو یکم مئی ۱۹۴۵ء سے جماعت احمدیہ تہال سے ملحق کیا جاتا ہے۔ کیونکہ بلانی کی جماعت کا موجودہ صورت میں کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں۔ (ناظر اعلیٰ)

سندھ میں اراضی کے متعلق ضروری اعلان

گورنمنٹ کی طرف سے اخبار "جنگ کی خبریں" میں سندھ کے علاقہ ماکھی ڈھنڈ کے متعلق جو اعلان ہوا ہے۔ اس کا ضروری حصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

کچھ عرصہ ہوا یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ ضلع تھر پارکر (صوبہ سندھ) کے رقبہ ماکھی ڈھنڈ میں تقریباً بارہ ہزار گھماؤں اراضی باہر کے لوگوں کو بسانے کے لئے الگ کر دی گئی ہے۔ اور درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ ...... امیدواروں کو مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنی درخواستیں براہ راست حکومت پنجاب یا فنانشل کمشنر کو بھیجنے کی بجائے اس نوآبادی کے کالونائزیشن آفیسر یا اس ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو بھیجیں جس میں وہ رہتے ہوں۔

احباب جماعت کو چاہیئے کہ اس موقعہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ (ناظر امور خارجہ)

ہر طرف آواز دینا

اس وقت وقف فنڈ ایک کروڑ بیس لاکھ ہے۔ مگر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

"میں چاہتا ہوں کہ اس تحریک (وقف جائداد کی تحریک) کو کم سے کم پانچ کروڑ تک پہنچایا جائے" حضور فرماتے ہیں "میں بیرونی جماعتوں کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ دوست جائدادیں وقف کریں۔...... میں نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ اور آواز ان تک پہنچا دی ہے۔ اب بھی اگر وہ یا ان کی اولادیں ان نعمتوں سے محروم رہیں جو اللہ تعالیٰ ان کو دینا چاہتا ہے۔ تو خود اپنے آپ کو یا اپنے والدین کو الزام دیں۔ میں اللہ تعالیٰ کے حضور...... بری ہوں۔ کیونکہ میں نے خدا تعالیٰ کی آواز کو ان تک پہنچا دیا ہے۔" مبارک ہے وہ جو خدا تعالیٰ کی اس آواز کو سنتا ہے۔ جو خدا کے موعود خلیفہ کے منہ سے نکلی اور اس پر عمل کرتا اور دوسروں کو بھی اس پر عمل کرنے کی تحریک کرتا ہے۔ (انچارج تحریک جدید قادیان)

مجلس مذہب و سائنس کے کام کا حلقہ

صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تمہیدی تقریر

مجلس مذہب و سائنس کا پہلا پبلک جلسہ ۲۹ ماہ امان (مارچ) ۱۳۲۴ھش کو مسجد اقصےٰ میں منعقد ہوا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب صدر مجلس مذہب و سائنس نے تمہیدی تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

چونکہ آج کا جلسہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا قائم کردہ "مجلس مذہب و سائنس" کا پہلا جلسہ ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ ہم اسے دعا کے ساتھ شروع کریں۔

(دعا کے بعد)

جیسا کہ اکثر دوستوں کو "الفضل" کے اعلان سے معلوم ہو چکا ہوگا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت قادیان میں ایک نئی مجلس قائم کی گئی ہے۔ جس کا نام "مجلس مذہب و سائنس" ہے۔ یہ نام گو مختصر ہے مگر اس مجلس کا کام نہائت وسیع اور اہم ہے جیسا کہ دوست جانتے ہیں۔ سلسلہ احمدیہ کے کام کا دائرہ اب آہستہ آہستہ بہت وسعت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ جس طرح سمندر میں پہلے ایک لہر اٹھتی ہے۔ پھر دوسری اور پھر تیسری اور اس طرح لہروں کا حلقہ وسیع ہوتا جاتا ہے۔ اسی طرح خدائی سلسلہ بھی روز بروز بڑھتا ہے۔ اور اپنے حلقہ کو وسیع کرتا جاتا ہے۔ شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہماری ابتدائی بحث قریباً نوے فیصدی وفات مسیح کے مسئلہ پر ہوا کرتی تھی۔ پھر صداقت مسیح موعود کے مسئلہ پر زور شروع ہوا۔ پھر نبوت کے مسائل پر بحث کا دور آیا۔ اور ساتھ ساتھ دوسری قوموں کے ساتھ مقابلہ بڑھتا گیا۔ اور اب آہستہ آہستہ اللہ تعالےٰ وہ وقت لا رہا ہے۔ جبکہ احمدیت کا ساری دنیا کے ساتھ ٹکراؤ ہونے والا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں ہی اسے انشاء اللہ عالمگیر فتح حاصل ہوگی۔ پس ضروری ہے۔ کہ اب دنیا کی مختلف تحریکات کے مقابلہ کا انتظام کیا جائے۔ اس وقت دنیا میں مختلف خیالات کی رَو چل رہی ہے۔ یا بالفاظ دیگر مختلف نظام دنیا کی نجات کے لئے پیش کئے جا رہے ہیں۔ یہ نئی تحریکات اس وقت اصولاً تین دائروں کے اندر محدود ہیں۔

پہلا دائرہ اقتصادیات کا ہے۔ جس میں دولت کے پیدا کرنے کے ذرائع اور دولت کی تقسیم کے اصول پر بحث کی جاتی ہے۔ اور ہر قوم اپنے اپنے نظام کی فوقیت ثابت کرتی ہے۔ اس دائرہ میں اس وقت سب سے نمایاں تحریک اشتراکیت کی تحریک ہے۔

دوسرا دائرہ فلسفہ کا ہے۔ یہ گو عمل کے میدان میں نہیں ہے۔ مگر اپنے فاسد خیالات کی وجہ سے بڑی گمراہی کا باعث بن سکتا ہے۔

تیسرا دائرہ سائنس کا ہے۔ جسے اس زمانہ میں غیر معمولی ترقی حاصل ہوئی ہے۔ چونکہ سائنس کی بعض ایجادات یا بعض نظریے اسلام کے خلاف سمجھے جا سکتے ہیں۔ اس لئے انکی طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے۔

الغرض اس وقت ہمارے لئے معین مذہبی تعلیمات کو چھوڑ کر تین مقابلے درپیش ہیں۔ ان میں سے بعض تو حقیقی ہیں۔ اور بعض خیالی لیکن بہر حال ان تینوں کا مقابلہ کرنا اس مجلس کا کام ہے۔ پہلا دائرہ جو اقتصادیات کا دائرہ ہے ایک عملی دائرہ ہے۔ جس کا اسلام اور احمدیت سے بھاری مقابلہ ہے۔ ہمیں اس کے مقابل پر وہ نظام پیش کرنا ہے جو اسلام پیش کرتا ہے۔ اور اُسے غالب کر کے دکھانا ہے۔ دُوسرا دائرہ جو فلسفہ سے تعلق رکھتا ہے ایک قولی مقابلہ ہے۔ یہ لوگ فلسفے کے چند نظریے پیش کرتے ہیں۔ جو بعض صورتوں میں اسلامی تعلیموں کے ساتھ سخت ٹکراتے ہیں۔ ہمیں ان کے مقابلہ میں اسلام کے نظریے پیش کرنے اور ان کی فوقیت ثابت کرنی ہے۔ تیسرا حلقہ سائنس کا حلقہ ہے۔ اس حلقہ کا مذہب کے ساتھ کوئی حقیقی ٹکراؤ نہیں ہے۔ کیونکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے سائنس خدا کا فعل ہے۔ اور مذہب خدا کا قول ہے مگر چونکہ بعض لوگ کوتاہ بینی کی وجہ سے غیر ثابت شدہ حقائق کو ثابت شدہ حقائق سمجھ کر اعتراض کر دیتے ہیں۔ اس لئے اس کے مقابلہ کی بھی ضرورت ہے۔ تو یہ تین دائرے ہیں۔ ایک عملی دوسرا قولی تیسرا خیالی یعنی غیر حقیقی جن کے مقابلہ کے لئے یہ مجلس "مذہب و سائنس" قائم ہوئی ہے۔

اس وقت جو لیکچر ہوگا وہ اقتصادیات کے حلقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ غرض اس کی یہ ہے کہ بتایا جائے۔ کہ اقتصادیات کے نظام سے مراد کیا ہے۔ اور اس وقت کونسی نئی اقتصادی تحریکات دنیا میں چل رہی ہیں چونکہ یہ ایک عملی سوال ہے۔ اس لئے آجکل کی بیشتر سیاسی تحریکات بھی اسی مسئلہ سے لپٹی ہوئی ہیں۔ آج کا مضمون کوئی تحقیقی مضمون نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مقصد صرف اس مسئلہ کے ساتھ عام تعارف پیدا کرانا ہے یہ غالباً ایک لمبا مضمون ہے۔ جو ایک وقت میں بیان نہیں ہو سکتا۔ اس لئے شروع میں صرف ایک عام تعارف کرا دیا جائیگا۔ اور اس کے بعد ایک ایک تحریک کو لے کر علیحدہ علیحدہ بیان کیا جائیگا۔

اب میں ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وُہ اپنا لیکچر شروع کریں۔ لیکچر کے اختتام پر سوالات کی اجازت دی جائیگی۔ مگر میں یہ امر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ سوالات صرف تشریح و توضیح کے خیال سے ہونے چاہئیں۔ بالمقابل بحث کا رنگ پیدا کرنے کی اجازت نہیں دی جائیگی ؛

حصن حصین قادیان

۱۸ اپریل کے "زمیندار" نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ کے وُہ الفاظ نقل کر کے جو ۱۶ اپریل کے "الفضل" میں انچارج صاحب بیعت نے شائع کئے ہیں۔ ان کے ساتھ مولوی ظفر علی کے چند پرانے اشعار درج کر کے یہ ڈینگ ماری ہے۔ کہ اس نے "حصار قادیان پر اسلام کا بم" گرا دیا ہے حالانکہ اول تو "اسلام کا بم" اسی کے پاس ہو سکتا ہے جسے خود اسلام سے تعلق ہو۔ لیکن جو دُوسری بہت سی خلاف اسلام حرکات کا ارتکاب کرنے کے علاوہ ایک سرکاری عدالت میں چند پیسوں کے لئے یہاں تک لکھا چکا ہو۔ کہ اسے شرعی فیصلہ منظور نہیں۔ وہ رواجی فیصلہ چاہتا ہے۔ اسے اسلام کیطرف اپنے آپ کو منسوب کرنے کا کیا حق ہے۔ دوسرے "زمیندار" کا بم جیسا کچھ ہے معلوم ہی ہے۔ مگر "زمیندار" نے حصار قادیان تو مان لیا۔

پھر جب ان اشعار پر غور کیا جائے جو کسی پرانے پیسے سے نکال کر "زمیندار" نے پیش کئے ہیں تو ان میں حقیقت کا ایک ذرہ بھی نہیں پایا جاتا۔ تبلیغ احمدیت کے مقابلہ میں یہ تو کہہ دیا۔ کہ ع

ہم بھی نکلیں گے ہاتھ میں لے کر علم اسلام کا

مگر کب اور آج تک کیوں نہیں نکلے۔ گویا جو کچھ کہا گیا ہے کرنے کے لئے نہیں بلکہ شعر گوئی کے لئے۔ اور اب بھی وہ اشعار اس لئے نہیں شائع کئے گئے۔ کہ ان پر عمل کیا جائیگا بلکہ محض "ضیافت طبع کے لئے ہدیہ قارئین" کئے گئے ہیں۔ "زمیندار" کے پرانے اشعار کے جواب میں تو تازہ اشعار پیش کئے جاتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی یہ گزارش ہے۔ کہ کیا ہی اچھا ہو اگر "زمیندار" اور اس کے ہمنوا خواہ مخواہ جماعت احمدیہ سے اُلجھنے کی بجائے اشاعت اسلام کے میدان میں نکلیں۔ اور تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کی کوشش کریں۔ تا نتائج سے ثابت ہو جائے۔ کہ اسلام کا سچا خدمتگزار کون ہے۔ اور اس بارہ میں خدا تعالےٰ کی مدد اور نصرت کس کے شامل حال ہے۔

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید — احمدی نکلے فقط لیکر علم اسلام کا

غیر کر سکتے نہیں اسلام کا جھنڈا بلند — عیش میں سرگرم ہیں کیا فکر و غم اسلام کا

یہ مسلماں نام کے ہر گز نہیں اسلام کے — ہاں "عرب اسلام کا ہے اور عجم اسلام کا"

جس نے لے بڑی اڑائی ہے اسے ہوا ابتلا — پھٹنے والا ہے اسی کے سر پہ بم اسلام کا

پیشگوئی پوری ہوگی یہ امام وقت کی — "بھرنے والے ہیں تمام انسان دم اسلام کا"

مال و جاں دیگر خریدی اپنے مولا کی رضا — ہے ہمارے دم ہی سے قائم بھرم اسلام کا

ہر طرح محفوظ ہے اکمل حصارِ قادیاں

تا ابد لہرائیگا اس پر علم اسلام کا

احمدیہ عقائد کی تائید جدید طبی تحقیقات سے

غیر احمدی اور عیسائی قریبًا قریبًا اس امر پر متفق ہیں۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام سچ مچ کے مردوں کو حقیقی موت کے بعد زندہ کر دیا کرتے تھے۔ عیسائی صاحبان اس بات کو حضرت مسیحؑ کی الوہیت کی دلیل گردانتے ہیں۔ غیر احمدیوں کے نزدیک بھی حضرت مسیح کا یہ معجزہ بالکل انوکھا اور نرالا معجزہ ہے کہ یہ کسی اور نبی سے سرزد نہیں ہوا۔ ظاہر ہے۔ کہ اس صورت میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کو وہ عزت اور امتیاز حاصل ہو جاتا ہے۔ جو کسی دوسرے پیغمبر کو نصیب نہیں ہوا اور یہ بات عیسائی عقائد کی بہت بڑی تائید ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مسیح ناصریؑ کے احیاء موتٰی کی حقیقت اپنی مختلف کتب بالخصوص ازالہ اوہام میں نہایت وضاحت کے ساتھ تحریر فرمائی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے۔ کہ اول تو احیاء موتٰی سے مراد روحانی مُردوں کا زندہ کرنا ہے۔ اور یہ احیاء جملہ انبیاء کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا رہا اور اس احیاء میں سب سے زیادہ برتری کا مقام ہمارے نبی حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہوا۔

دوسرے معنے احیاء موتٰی کے یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام بے ہوش ہو جانے والے اور بظاہر مردہ سمجھے جانے والے انسانوں کو دعا اور دوا سے ہوش میں لے آتے تھے اور دیکھنے والے یہی سمجھتے تھے کہ گویا مردوں کو زندہ کر دیا ہے۔ چونکہ یہ فعل اللہ تعالےٰ کے علم اور اس کی قدرت کے نتیجہ میں واقعہ ہوتا تھا اس لئے یقینًا معجزہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے احیاء موتٰی کی مندرجہ بالا دو تفسیریں اس اصول کی بناء پر کیں کہ قرآن مجید کا قطعی فیصلہ ہے کہ کوئی حقیقی مردہ دوبارہ اس دنیا میں نہیں آ سکتا۔ اللہ تعالٰی فرماتا ہے۔ فیمسک التی قضی علیہا الموتٰی کہ جس نفس پر موت وارد ہو چکی ہو اللہ تعالٰی اُسے دوبارہ دنیا میں آنے سے روک دیتا ہے۔

عیسائی لوگ اس امر کے قائل ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب پر چند گھنٹے کے لئے لٹکایا گیا۔ اس زمانہ کی صلیب اور اس کے حالات جاننے والے یک زبان اقراری ہیں کہ عام مضبوط آدمی اس صلیب پر دو یا چار دن تک لٹکنے کے بعد مرا کرتا تھا۔ اور عیسائی دنیا کے لئے یہ ایک معمہ ہے۔ کہ حضرت مسیحؑ صرف پانچ گھنٹے کے قریب عرصہ میں کیونکر فوت ہو گئے؟ مسیح کی صلیبی موت پر کفارہ کی بنیاد ہے اور اسی عقیدہ کی خاطر الوہیت مسیح کا مسئلہ تراشا گیا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسر صلیب کے فرض کو اس طرح سرانجام دیا کہ تاریخی دلائل۔ انجیلی شواہد اور طبی قرائن سے ثابت کر دیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر مرے نہ تھے۔ بلکہ صرف بے ہوش ہو گئے تھے۔ اور ارشاد خداوندی ولکن شبہ لہم کے ماتحت وہ بظاہر مردہ نظر آتے تھے جنہیں پیلاطوس و یوسف آرمتیہ کی سکیم کے مطابق مختلف ادویہ وغیرہ سے ہوش میں لایا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ تشریح عیسائیت کے بت کو پاش پاش کرنے والی ہے۔

ذیل میں جناب شفاء الملک حکیم دلبر حسن خان صاحب صدر آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس دہلی کا ایک نہایت قیمتی مضمون درج کیا جاتا ہے۔ اس کا مطالعہ جہاں اس زمانہ کے بہت سے نیم مردہ اور بے ہوش لوگوں کو بچانے کا موجب ہوگا۔ وہاں یہ مضمون ایک مستند طبیب کے قلم سے اخبار انقلاب لاہور میں شائع ہونے کے باعث احمدیت کے دونوں نظریوں کی پوری پوری تائید کرتے ہوئے بہت سے روحانی گمراہوں کی ہدایت کا موجب بھی بن سکتا ہے جناب حکیم صاحب موصوف زیر عنوان "مردے اور زندے کی شناخت کے طریقے" "دنیا میں ہزاروں انسان زندہ دفنا یا جلا دیئے جاتے ہیں" تحریر فرمایا ہے۔

"کیا کوئی متنفس مرنے کے بعد زندہ ہو سکتا ہے؟

یہ ایک سوال ہے۔ جسے میں تمام ذی فہم اور عقل مندوں کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اس سے میرا مطلب مسئلہ آواگون یا تناسخ کے متعلق کسی قسم کی بحث چھیڑنا نہیں ہے۔ بلکہ ضرورت استفسار کی صرف یہ ہے۔ کہ کیا کوئی شخص مرنے کے بعد ہمارے روبرو پھر زندہ ہو سکتا ہے؟ یقینًا یہی جواب ملیگا۔ کہ مرنے کے بعد کوئی متنفس زندہ نہیں ہو سکتا۔ تو پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ بعض مُردوں کو جب قبرستان یا مرگھٹ میں پہنچایا گیا۔ تو وہ کس طرح زندہ ہو گئے؟ اس لئے یہ کہنا پڑے گا۔ کہ وہ مرے ہی نہیں تھے۔ بلکہ ان پر ایک ایسی حالت طاری تھی۔ جو موت کے بالکل مشابہ ہے۔ لوگوں نے انہیں مردہ سمجھ کر نہلایا۔ کفنایا اور دبانے یا جلانے کے لئے قبرستان یا مرگھٹ میں لے گئے۔ مرنے کے بعد عزیز واقرباء کے رونے چلانے کا شور وغل پانی کے چھینٹوں کی بجائے تمام بدن کا پانی سے شرابور کرنا۔ چارپائی وغیرہ پر اٹھا کر لے جانا تو انہیں اس حالت سے بیدار نہ کر سکے۔ مگر کچھ وقفہ کے بعد یہ خود بخود بیدار ہو گئے۔ بعض ایسی مثالیں بھی بیان کی جاتی ہیں۔ کہ فلاں صاحب مر گئے۔ ان واقعات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ مرض کا دورہ خفیف یا شدید ہوتا ہے۔ اسی قدر عرصہ تک ایسا مریض مُردے کی طرح پڑا رہتا ہے۔

میرا ذاتی نظریہ

میں نے بحیثیت ایک طبیب کے جب اس مر کر زندہ ہونے پر غور کیا۔ تو معلوم ہوا کہ یہ تمام زندہ ہونے والے انسان درحقیقت مرض سکتہ یا ٹرانس کے شکار تھے۔ یا ممکن ہے۔ ان میں سے ایک نے حبس دم کیا ہو۔

سکتہ

ایک ایسی مرض ہے۔ جس میں انسان کی حس وحرکت یکدم باطل ہو جاتی ہے۔ اور وہ بالکل مردے کے مشابہ نظر آتا ہے۔ اگرچہ ہزاروں سال سے طب یونانی کی ہر چھوٹی بڑی کتاب میں اس کا ذکر چلا آتا ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ دور موجودہ میں اس کی جانب بے اعتنائی اختیار کی جا رہی ہے۔

مردے اور زندہ کی شناخت

ہمیں بتلایا گیا ہے۔ کہ جب کوئی شخص بلا اسباب ظاہری اچانک مر جائے تو سب سے پہلے اس کی پتلیوں کو دیکھو۔ اگر ان میں عکس نظر آئے تو زندہ ہے۔ ورنہ مردہ۔ اور اگر اس عکس میں بھی شبہ ہو تو ایک نہایت باریک پیندے کے کٹورہ ان میں پانی یا پارہ ڈال کر اس کے قلب پر رکھیئے۔ اگر پانی یا پارہ میں حرکت نظر آئے۔ تو زندہ ہے۔ یا ایک کمرے میں جہاں ہوا کی آمد ورفت کم ہو۔ مردے کے نتھنوں کے آگے دھنی ہوئی روئی رکھو۔ اگر اس میں حرکت ظاہر ہو تو زندہ ہے۔ یا اس کے منہ کے آگے صاف وشفاف آئینہ پانچ سات منٹ کے لئے رکھو۔ اگر آئینہ پر دھبہ معلوم ہو۔ تو یہ بھی زندگی کی علامت ہے۔ مذکورہ بالا طریقوں سے بھی اگر ایسا شخص مردہ ثابت ہو۔ تو بتلایا ہے کہ اس کی مقعد میں انگلی ڈال کر دیکھو۔ یہاں ایک ایسی شریان ہے۔ جو زندگی کے آخری لمحہ تک تڑپتی رہتی ہے۔ اگر اس کی تڑپ محسوس ہو تو یہ مردہ نہیں بلکہ زندہ ہے۔ طب کے نہایت مشہور حکیم جالینوس نے اس معاملہ میں یہاں تک رائے دی ہے کہ ایسے شخص کو بہتر گھنٹہ تک مردہ خیال نہ کریں۔ اور اس اثناء میں اس کے دفنانے یا جلانے کا انتظام نہ کریں۔ اگر یہ تمام گھنٹے یعنی تین شب وروز گذر جائیں تو پھر اس کی زندگی کی توقع نہیں ہے۔ البتہ اگر اس دوران میں مریض کا جسم نیلگوں ہونے لگے یا اس میں تعفن کے آثار ظاہر ہوں۔ تو اسے زندہ نہیں بلکہ مردہ خیال کیا جائے گا۔ اس وقت اس کے جلانے یا دفنانے میں دیر نہیں کرنی چاہیئے۔

سکتہ کو انگریزی طب میں اپوپلیکسی APOPLEXY کہتے ہیں

یہ یونانی لفظ ہے۔ جس کے معنی ہیں مار کر گرا دینا۔ چونکہ سکتہ انگریزی طب میں ایک مرض ٹرانس TRANCE بھی بیان کیا گیا ہے۔ جس کے معنی ہیں روح کا تن سے جدا ہونا۔ اسے بہت گہری نیند بیان کیا گیا ہے۔ جس سے بیمار کا بیدار کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ محال ہے۔ اس میں حرکات نبض اور تنفس اس قدر کمزور ہوتی ہیں۔ کہ مریض مثل مردے کے معلوم ہوتا ہے۔

میرے ذاتی مشاہدات

ایک دفعہ میرے پاس ایک نہایت متقی اور متدین درویش بغرض علاج تشریف لائے۔ انہیں حبس دم میں اس قدر کمال حاصل تھا۔ کہ آنًا فانًا انکی نبض ساکت ہو جاتی تھی۔ کوئی شخص نبض یا سٹیتھوسکوپ (آلہ سماع الصدر) سے ان کے زندہ ہو جانے کا یقین نہ کر سکتا تھا۔

چند سال کا ذکر ہے۔ آریہ سماج پٹیالہ میں ایک ایسے باکمال سادھو آئے تھے۔ جنہیں اس فن کا ماہر سمجھا جاتا تھا۔ انہوں نے ہزاروں انسانوں کے روبرو اپنے اس کمال کا مظاہرہ کیا۔ ایک ہنیا

ملکہ دسیوں ڈاکٹروں نے اپنے اپنے سٹیتھکوپ ان کے قلب پر لگائے۔ مگر کوئی ایک بھی اس سادھو مہاتما کے قلب کی حرکت محسوس نہ کر سکا۔ مگر وقت معینہ کے بعد یہ مہاتما ہمارے روبرو زندہ نظر آنے لگے۔ اس مختصر تشریح کے بعد یہ عقدہ بالکل صاف اور روشن ہو جاتا ہے۔ کہ جو لوگ مرنے کے بعد زندہ ہو جاتے ہیں۔ وہ درحقیقت مردہ نہیں ہوتے۔ بلکہ وہ ٹرانس یا سکتہ کے بیمار ہوتے ہیں۔ یا اغلب ہے۔ کہ ان میں سے کسی ایک نے حبس دم کر لیا ہو۔ ہم نے انہیں مردہ سمجھ کر نہلایا۔ کفنایا اور دبانے یا جلانے کے لئے لے چلے۔ ان میں چند ایک ایسے خوش قسمت اصحاب بھی تھے۔ جن کے مرض کا دورہ یا حبس دم کا وقفہ ہمارے دفنانے یا جلانے سے پیشتر ختم ہونے کی وجہ سے وہ زندہ ہو گئے۔ اب یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ جن اشخاص کا یہ دورہ یا وقفہ ہمارے جلانے یا دفنانے کے بعد ختم ہونا تھا وہ ہماری غفلت یا لاپرواہی کی وجہ سے زندہ دفنا یا جلا دیئے گئے۔ اس لئے ہمارا یہ کہنا حقیقت پر مبنی ہے۔ کہ دنیا میں ہر روز

زندہ دفنا یا جلا دیئے جاتے ہیں

میرے اس مضمون کو لکھنے کی دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ آج کل اس مرض کا عام دور دورہ ہے۔ جہاں سنو اور جدھر دیکھو یہی چرچا ہے۔ کہ فلاں شخص اچھے خاصے تندرست تھے۔ کہ یکایک مر گئے۔ فلاں صاحب کونسل میں بحث کرتے ہوئے مر گئے۔ فلاں صاحب عدالت کرتے ہوئے چل بسے فلاں صاحب گاڑی میں جا رہے تھے۔ کہ حرکت قلب بند ہو گئی۔ فلاں صاحب کھانا کھا رہے تھے۔ کہ لقمہ ہی منہ میں رہ گیا۔ فلاں صاحب اس عمدہ حالت میں مر گئے۔ فلاں صاحب اس بہترین صحت میں پنجہ اجل کا شکار ہو گئے۔ آج فلاں صاحب چل بسے۔ اور کل فلاں صاحب۔ روزانہ مشاہدات سے اس امر کا قطعی فیصلہ ہو جاتا ہے۔ کہ ایسے مرنے والوں میں سے کسی ایک کا بھی طبی طریق پر معاینہ کرانے کی زحمت گوارا نہیں کی جاتی۔ آپ خود غور فرمائیے۔ کہ مردے اور زندہ کی علامات فارقہ جو میں نے بیان کی ہیں۔ کیا کبھی ایسے مرنے والوں پر دیکھنے کی کوشش کی گئی؟ آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ فی الواقعہ اس بات کا خیال کئے بغیر کہ مرنے والا سکتہ یا ٹرانس کا بیمار تو نہیں تھا۔ یا اس نے حبس دم تو نہیں کیا تھا۔ اسے موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے۔ آپ سوچئے۔ کہ جب آنکھوں کی پتلی روئی پارہ اور پانی کی حرکت اس معاملہ میں صحیح فیصلہ کرنے سے عاجز ہیں۔ تو نبض یا سٹیتھکوپ سے کس طرح اس غیر محسوس حرکت کا پتہ چل سکتا ہے۔ اور اس امر کی بھی کیا ذمہ واری کی جا سکتی ہے۔ کہ سٹیتھکوپ استعمال کرنے والے کی "قوت سماعت" اور نبض دیکھنے والے کی قوت ادراک کمزور نہ ہو۔ ہم یہ جانتے ہوئے بھی کہ نبض اور سٹیتھکوپ سے ان حالات کا صحیح فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ ایسے مرنے والے کو بلا کسی مزید تحقیقات کے فوراً دفنا یا جلا ڈالتے ہیں۔ مجھے تو اس معاملہ میں جلدی کرنے کا صرف ایک ہی سبب معلوم ہوتا ہے۔ کہ نہ مرنے والا سامنے ہوگا۔ اور نہ اس غلط اور لغو فیصلہ کی تردید ہو سکے گی "نہ بانس ہوگا نہ بجے گی بانسری"۔ مردہ بدست زندہ غالباً اسی موقع کے لئے کہا گیا ہے۔ میں جب ان مرنے والوں کے جلدی جلانے یا دفنانے کا خیال کرتا ہوں۔ تو مجھے یہ قصہ یاد آ جاتا ہے۔

ایک فوٹو گرافر نے چند روز کمپونڈری کرنے کے بعد ڈاکٹری شروع کر دی۔ اس کے دوستوں نے پوچھا۔ کہ ڈاکٹر صاحب آپ نے فوٹو گرافری پر ڈاکٹری کو کیوں ترجیح دی۔ فرمانے لگے۔ کہ جناب اگر کسی تصویر میں ذرا بھی نقص رہ جاتا تھا۔ تو لوگ بہت برا کہتے تھے۔ ذرا سی آنکھ درست نہ آئی۔ تو ہمیشہ یہی کہتے رہے۔ کہ فوٹو گرافر نالائق تھا۔ آنکھ بگاڑ دی یہاں ڈاکٹری میں پورے کا پورا انسان بھی مر جائے تو سب یہی کہتے ہیں۔ کہ خدا کی یہی مرضی تھی۔ موت مقررہ وقت سے آگے پیچھے نہیں ہو سکتی۔ اور جب مریض کو دفنا یا جلا دیا جاتا ہے۔ تو بس معالج کی تمام غلطیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ مٹی ان کے عیوب کو چھپا لیتی ہے۔ اور آگ ان کی کوتاہیوں کو جلا ڈالتی ہے۔

ہارٹ فیل کیا ہے؟

آج کل ہارٹ فیل کا ذکر تو عام سننے میں آتا ہے۔ مگر طبی یا ڈاکٹری کتابوں میں اس نام کی کوئی بیماری نہیں پائی جاتی۔ کوئی شخص خواہ کسی مرض کا بیمار ہو۔ اور خواہ اسے کوئی حادثہ پیش آئے۔ مرنے سے پیشتر اس کا ہارٹ فیل ہی ہوگا۔ یعنی جب قلب کی حرکت بند ہو گی۔ تب ہی تو اسے مردہ کہا جائے گا۔ کیا آپ کوئی ایسی مثال بھی دے سکتے ہیں۔ کہ کوئی شخص مر تو گیا ہو۔ اس کے قلب کی حرکت بند نہ ہوئی ہو۔ تو پھر یہ ہارٹ فیل۔ ہارٹ فیل کا شور وغل کیا معنی رکھتا ہے۔ البتہ اگر ہارٹ فیل ہونے کے لئے یہ شرط قرار دی جائے۔ کہ جو لوگ اچھے بھلے کام کرتے ہوئے یا آرام فرماتے ہوئے یکدم راہی ملک بقا ہو جائیں تو صرف ان کے متعلق ہی ہارٹ فیل کا جملہ استعمال کیا جائے۔ تو بے شک صحیح و درست ہے۔ آپ اسے ہارٹ فیل کہتے ہیں۔ میں اسے مرض سکتہ یا ٹرانس یا حبس دم سمجھتا ہوں۔ میرا خیال ہے۔ کہ اس پر مر جانے کا فتویٰ لگانے سے پیشتر مذکورہ بالا تشخیصی امور کے ذریعہ اسکی زندگی اور موت کا قطعی فیصلہ کر لینا چاہیئے۔ کیونکہ آپ ہارٹ فیل کا جس حالت پر اطلاق کرتے ہیں۔ وہی حالت مذکورہ بالا امراض سکتہ یا ٹرانس یا خود پیدا کردہ حبس دم میں پائی جاتی ہے۔

حاصل کلام

میں ہر ایک مرنے والے کے متعلق اس نظریہ کی آزمائش کی دعوت دینا نہیں چاہتا۔ البتہ میں ہر ایک ذی فہم اور سمجھدار انسان سے یہ ضرور درخواست کروں گا۔ کہ جو شخص آناً فاناً مر جائے۔ یا یوں کہنا چاہیئے۔ کہ جس کی حرکت قلب آپ کے خیال میں یکایک بند ہو جائے تو جب تک مذکورہ بالا طریقوں سے اس کی زندگی اور موت کی تحقیقات نہ کر لی جائے۔ اس کے وجود کو ہرگز ہرگز مٹانے کی کوشش نہ کریں۔ گھریلو بجلی کی کرنٹ یا سانپ سے مرنے والوں کے متعلق بھی آپ کو یہ نظریہ فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔" (روزنامہ انقلاب لاہور ۱۲ اپریل ۱۹۴۵ء)

اس تحقیق سے لکھے ہوئے مضمون پر غور کرنے کے بعد ہر انسان کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ واقعی کوئی مردہ حقیقی موت کے بعد دنیا میں واپس نہیں آ سکتا۔ لیکن کئی ایسے لوگ ہو سکتے ہیں جن کی بے ہوشی کے باعث دیکھنے والے ان کو مردہ خیال کریں مگر وہ واقعی مردہ نہ ہوں۔ انجیلی واقعات اس بات پر شواہد ناطقہ ہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی حقیقی موت صلیب پر واقع نہ ہوتی تھی۔ بلکہ وہ صرف بے ہوش ہو گئے تھے اس امر واقعہ کے ثابت ہو جانے پر عیسائی عقائد کی عمارت پیوند خاک ہو جاتی ہے یہی وہ کام ہے جسے احادیث میں کسر صلیب کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کر دکھایا صدق اللہ ورسولہ۔ خاکسار ابو العطاء جالندھری

چندہ تعلیم الاسلام کالج کے متعلق احباب کی ذمہ واری

آج سے ایک سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدا تعالیٰ کے اعلام کے ماتحت مصلح موعود کا اعلان کرنے کے بعد جو جماعت کی تعلیم و تربیت کے واسطے سب سے پہلی اصلاحی تحریک فرمائی۔ وہ تعلیم الاسلام کالج کا اجراء اور اس کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ وصول کرنے کی تحریک ہے۔ حضور نے اس کے متعلق جو خطبہ ۱۴ مارچ ۱۹۴۴ء کو فرمایا۔ اس میں ارشاد فرمایا تھا۔ کہ "اس خطبہ کے ذریعہ مقامی دوستوں کو اور پھر اخبار کے ذریعہ بیرونی دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس چندہ میں حصہ لیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ یہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ چند ماہ کے اندر اندر آ جائے۔ تا کالج کے اخراجات کا بوجھ انجمن پر سے اتر جائے۔" لیکن تعجب کا مقام ہے کہ یہ ڈیڑھ لاکھ کی رقم جس کو حضور نے بعد میں دو لاکھ تک بڑھا دیا تھا۔ اور جو چند ماہ میں پوری ہو جانی چاہیئے تھی۔ اس میں سے ابھی تک صرف قریباً 6,000ا روپے کی وصولی ہوئی ہے۔ حالانکہ احباب جماعت نے اپنے عمل سے دنیا کو ثابت کر دکھایا ہے۔ کہ وہ اپنے پیارے امام کے معمولی سے اشارے پر مال اور جان کو قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں۔ کہ حضور کے دور مصلح موعود کی یہ پہلی مالی تحریک تشنۂ تکمیل رہے۔ لہٰذا احباب اپنی ذمہ واری کو محسوس کرتے ہوئے اپنی استطاعت کے مطابق اس تحریک میں پورے طور سے حصہ لیکر اور رقوم چندہ بھیجکر حضور کا یہ مطالبہ بہت جلد پورا کریں (ناظر بیت المال)

قحط الاؤنس پر چندہ

بعض احباب نے دریافت کیا ہے۔ کہ قحط الاؤنس جو گورنمنٹ نے گرانی کی وجہ سے عارضی طور پر منظور فرمایا ہے۔ اس پر چندہ واجب ہے یا نہیں انکی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ اور پہلے بھی ہو چکا ہے۔ کہ قحط الاؤنس گو عارضی طور پر تنخواہ پر اضافہ ہے۔ تاہم تنخواہ کا حصہ ہے۔ اس لئے اس پر چندہ واجب ہے۔ جو تمام موصی اور غیر موصی صاحبان کو شرح مقررہ کے مطابق ادا کرنا چاہیئے۔ (ناظر بیت المال)

تارکین زکوٰۃ کو وعید

زکوٰۃ اسلام کا ایک عظیم الشان رکن ہے۔ اور ہر صاحب نصاب پر فرض ہے۔ اگر کوئی شخص زکوٰۃ دینے کے قابل ہے اور وہ اسے ادا نہیں کرتا۔ تو وہ حقیقتاً مسلمان نہیں اور اس سے زکوٰۃ زبردستی وصول کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا واقعہ لکھا ہے۔

لما توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف ابوبکرٍ بعدہ وکفر من کفر من العرب قال عمر بن الخطاب لابی بکر کیف تقاتل الناس وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الٰہ الا اللہ فمن قال لا الٰہ الا اللہ عصم فی مالہ ونفسہ وحسابہ علی اللہ فقال ابوبکرؓ واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوٰۃ والزکوٰۃ فان الزکوٰۃ حق المال واللہ لو منعونی عقالا کانوا یؤدونہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتھم علی منعھا۔ (مشکوٰۃ کتاب الزکوٰۃ) یعنی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور حضورؐ کے بعد حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے تو بہت سے عرب مرتد ہوگئے اور زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ اس وقت حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو کہا کہ آپ لوگوں سے کیسے لڑیں گے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے کہ جس شخص نے لا الٰہ الا اللہ کہا اس سے لڑنا منع ہے۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا۔ کہ خدا کی قسم جو شخص زکوٰۃ اور نماز میں فرق کرے گا اور انہیں جدا جدا قرار دے گا میں اس سے لڑوں گا۔ کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے اور خدا کی قسم اگر یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک اونٹ کے باندھنے کی رسی بھی زکوٰۃ میں دیتے تھے اور آج نہ دیں گے تو میں ان سے جنگ کروں گا۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح حضرت ابوبکرؓ جیسے نرم دل انسان نے زکوٰۃ کی وجہ سے جنگ اختیار کی اور جناب اللہ تعالیٰ کے اس فریضہ کو لوگوں نے ادا نہ کر دیا آپ نے برابر کوشش جاری رکھی۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ما خالطت الزکوٰۃ مالاً قط الا اھلکتہ (مشکوٰۃ کتاب الزکوٰۃ) کہ ایسا مال جس پر زکوٰۃ فرض ہو۔ اور اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے۔ ضرور ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور کبھی اس میں برکت نہیں ہوتی۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ پاکیزہ اور بابرکت اموال وہی ہوتے ہیں جن کی زکوٰۃ نکالی جائے۔

زکوٰۃ کے متعلق مسائل معلوم کرنے کے لئے اگر کسی دوست کو ضرورت ہو تو وہ دفتر بیت المال سے رسالہ مسائل زکوٰۃ مفت طلب کر سکتے ہیں۔

ناظر بیت المال

عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کی منظوری کا اعلان

حسب ذیل عہدیداران کی منظوری کا اعلان کیا جاتا ہے۔ یہ عہدیداران ۳۰ اپریل ۴۷ء تک کے لئے منظور کئے گئے ہیں۔ ناظر اعلیٰ

۲۹۲ الف دولت پور (پٹھانکوٹ)
پریذیڈنٹ شیخ نورالدین صاحب

۲۹۳ بشیر آباد اسٹیٹ
پریذیڈنٹ حکیم مولوی محمد ابراہیم صاحب
جنرل سکرٹری ڈاکٹر ملک مولا بخش صاحب

۲۹۴ محمود آباد (سندھ)
پریذیڈنٹ چودھری بدرالدین صاحب
سکرٹری مال منشی محمد عبداللہ صاحب
" تعلیم و تربیت شیخ غلام محمد صاحب
" تبلیغ مولوی رستم علی صاحب

۲۹۵ نصرت آباد (سندھ)
پریذیڈنٹ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب
سکرٹری تبلیغ شیخ عنایت اللہ صاحب
" تعلیم و تربیت "
" مال چودھری غلام قادر صاحب

۲۹۶ ناصر آباد اسٹیٹ (سندھ)
پریذیڈنٹ چودھری محمود احمد صاحب گوندل
سکرٹری تبلیغ - دین محمد صاحب جمونی
" تعلیم و تربیت - مولوی فضل الٰہی صاحب
" مال ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب
" وصایا مولوی فضل الٰہی صاحب
" امور عامہ چودھری محمود احمد صاحب گوندل

۲۹۷ درگانوالی سیالکوٹ
سکرٹری مال عبدالوہاب صاحب
" تبلیغ حکیم بشیر احمد صاحب
" تعلیم و تربیت مولوی عبدالعزیز صاحب
" وصایا چودھری علی احمد صاحب
" امور عامہ سید اکبر علی صاحب

۲۹۸ دیوا سنگھ والا مع باگڑ (ملتان)
پریذیڈنٹ مہر محمد یار صاحب
نائب " مولوی اللہ رکھا صاحب
سکرٹری مال "
محاسب میاں عبداللہ صاحب
امین "

سکرٹری تعلیم و تربیت مولوی اللہ رکھا صاحب
" تبلیغ میاں غلام محمد صاحب
آڈیٹر میاں سلطان احمد صاحب

۲۹۹ کوہ مری
پریذیڈنٹ حکیم عبدالرحمٰن صاحب خاکی
سکرٹری مال مرزا بشیر احمد صاحب
محاسب "
امین بابو اللہ بخش صاحب

۳۰۰ احمد آباد اسٹیٹ (سندھ)
پریذیڈنٹ میاں محمد اشرف صاحب
سکرٹری مال شیخ محمد اسمٰعیل صاحب
" تعلیم و تربیت مستری حسن محمد صاحب
" تبلیغ بشیر احمد صاحب

۳۰۱ نیروبی افریقہ
سکرٹری تعلیم و تربیت ڈاکٹر سید ولایت شاہ صاحب
" وصایا چودھری بشارت احمد صاحب
" امور عامہ شیخ عطاء اللہ مصطفےٰ صاحب
" امور خارجہ "

"انکشاف حقیقت" یعنی ستیارتھ پرکاش ایجی ٹیشن پر تبصرہ حصہ دوم

مہاشہ فضل حسین صاحب نے اس معلومات سے پُر کتاب میں ان تمام عذرات کو خود ذمہ وار آریہ سماجیوں ہی کی تحریروں سے رد اور باطل کر کے دکھایا ہے۔ جو وہ ستیارتھ پرکاش کے دل آزار الفاظ میں تبدیلی نہ کرنے کے متعلق پیش کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ یہ بھی کہ معتبر، مستند اور موثق شہادتوں اور قلمی دستاویزات سے ثابت کر کے دکھایا ہے۔ کہ بانی آریہ سماج کے نام سے جس قدر بھی کتابیں شائع ہو رہی ہیں۔ ان کا اکثر و بیشتر حصہ دوسرے پنڈتوں سے لکھوا کر یا اصلاح کروا کر پنڈت دیانند صاحب نے اپنے نام سے شائع کیا تھا۔ یہ بحث بالکل نئی بحث ہے اور جو دعویٰ کیا ہے اسے خود پنڈت جی اور ان پنڈتوں کی دستی تحریروں سے ثابت کر کے دکھایا ہے جو درحقیقت ان کتابوں کے لکھنے اور درست کرنے والے تھے اور اس کے ساتھ ہی آریہ سماج کے بلند پایہ لیڈروں کی ناقابل تردید شہادتیں بھی مصنف نے اپنے دعوے کے اثبات میں پیش کی ہیں۔ نیز یہ بھی مع پورے حوالہ اور سند کے بتایا گیا ہے کہ ذمہ وار آریہ سماجیوں نے بانی آریہ سماج کی کون کونسی کتاب میں کیا کیا تبدیلی کی ہے اور یہ تبدیلیاں حرف الفاظ تک ہی محدود نہیں بلکہ کئی کئی باب تک حذف کر دیئے۔ الغرض یہ معلومات سے لبریز رسالہ اس قابل ہے۔ کہ ہر ایک علم دوست اسے خریدے اور پڑھے اور اپنی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرے۔ حجم ۲۴۸ صفحات قیمت ۸ر

ملنے کا پتہ: بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان

اعلان نکاح

بتاریخ ۱۸ ہجرت ۱۳۲۴ بروز بدھ وار بعد نماز مغرب خاکسار کی لڑکی فاطمۃ الزہرا صاحبہ کا نکاح عزیزی سید محمد اسحاق صاحب (ہمیڈ کلرک) ولد سید عنایت علی شاہ صاحب ہوشیارپوری سے بہ تقرری حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے مولوی محمد فاضل صاحب اوورسیر میونسپل کمیٹی فیروزپور نے پڑھا۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار:- نذیر احمد اوجلوی گیٹ کیپر ریلوے فیروزپور چھاؤنی

ضرورت ہے

قادیان کی ایک مینوفیکچرنگ کمپنی کے لئے ایک قابل الیکٹریشن اور ایک انجینئر کی ضرورت ہے کسی انجینئرنگ کالج کے تعلیم یافتہ امیدوار کو ترجیح دی جائے گی۔ صرف تجربہ رکھنے والے احباب ہی درخواست بھجوا سکتے ہیں۔ تنخواہ وغیرہ معقول دی جائیگی۔ تمام درخواستیں مع نقول سرٹیفکیٹ و تفصیلی کوائف پتہ ذیل پر ارسال کریں

م - ا - معرفت الفضل قادیان

ایک نہایت باموقعہ مکان مسجد مبارک کے بالکل قریب

مسجد مبارک - مسجد اقصیٰ اور مرکزی دفاتر کے بالکل قریب - اس راستہ پر جو مہمانخانہ سے جانب سڑک بٹالہ جاتا ہے - ایک مکان قابل فروخت ہے - یہ مکان پختہ دو منزلہ ہے - اور نہایت مضبوط بنا ہوا ہے - اور ارد گرد کے خام مکانات کے خریدنے سے مزید وسعت کا امکان ہے مسجد مبارک یہاں سے ایک دو منٹ کے فاصلہ پر ہے - اگر کوئی دوست چاہیں تو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی معرفت تسلی کر سکتے ہیں۔ (ملک محمد عبداللہ مہتمم فروخت اراضیات حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

احباب کی خدمت میں نہایت ضروری التماس

وی پی بھیجے گئے ہیں - احباب انہیں ضرور وصول فرمالیں - کہ اس میں سراسر انہی کا فائدہ ہے کیونکہ عدم وصولی کی صورت میں دفتر کو تو چند پیسوں کا نقصان ہوگا - مگر وہ خود نہایت ہی قیمتی اور انمول موتیوں سے محروم ہو جائیں گے۔

(مینیجر)

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شباکن استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص عہ پچاس قرص ۱۳ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

کارخانہ داروں کے لئے نادر موقع

بٹالہ ایک مشہور صنعتی شہر ہے یہاں اس رقبہ میں جو کارخانوں سے بالکل قریب ہے اور ریلوے مال گودام کے عین سامنے واقع ہے ۱۸ کنال کا ایک قطعہ اراضی

قابل فروخت

ہے۔ جو کارخانہ بنانے کے لئے نہایت ہی موزوں ہے۔ ایسا موقع شاذ ہی مل سکتا ہے۔ خواہشمند حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

بابو محمد شریف - محلہ باب الانوار قادیان

بواسیر

حفسم:- خونی و بادی ہر قسم کی بواسیر کے لئے بفضلہ تعالیٰ سو فی صدی کامیاب دوا ثابت ہوئی ہے - قیمت دو روپے نو آنے

درد گردہ

علاج گردہ:- گردہ اور مثانہ میں درد پتھری اور پیشاب رک رک کر آنا یا مثانہ میں سبب پیشاب کی ہر قسم کی مرض کے لئے از حد مفید ہے قیمت پانچ روپے

ملنے کا پتہ

دی بنگال ہومیو فارمیسی ریلوے روڈ - قادیان

پیتل کے برتن

قیمتوں میں مزید تخفیف

۱۰ فروری ۱۹۴۵ء سے پیتل کے برتنوں کی انتہائی قیمتوں میں ایک دفعہ پھر تخفیف کی گئی ہے۔ جہاں تک پیتل کے اُن برتنوں کا تعلق ہے جو کافی بڑی تعداد میں حکومت کے زیر نگرانی تیار ہو رہے ہیں اور تقریباً تمام شہروں میں منظور شدہ بیوپاریوں کے ذریعے فروخت ہوتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک برتن پر نئی قیمت کی مُہر لگی ہوئی ہے - اسے ضرور دیکھ لیجئے! نئی قیمتیں ایک روپیہ ۱۰ آنے فی پونڈ سے لے کر ۲ روپے فی پونڈ تک ہیں۔ مراد آبادی برتنوں کی انتہائی قیمت، جن پر دونوں طرف مراد آبادی قلعی ہو، ۲ روپے ۱۲ آنے فی پونڈ ہے۔ پیتل کے دُوسرے برتنوں کی قیمت ۲ روپے ۵ آنے فی پونڈ سے اُوپر نہیں ہو سکتی۔ اس سے زیادہ مت دیجئے۔

منظور شدہ بیوپاریوں کی فہرست "براس یوٹینسلز (کنٹرول) آرڈر ۱۹۴۴ء" میں موجود ہے۔ یہ کنٹرول آرڈر مینیجر آف پبلیکیشنز سول لائنز، دہلی سے قیمتاً منگایا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی منظور شدہ دوکاندار برتن پر لکھی ہوئی قیمت سے زیادہ وصول کرنا چاہے تو بلا پس و پیش اپنے ڈسٹرکٹ میجسٹریٹ یا کنٹرولر جنرل آف سول سپلائیز بمبئی سے اُس کی شکایت کیجئے۔

ایلومنیم کے برتن

قیمتوں پر کنٹرول

۱۵ مارچ ۱۹۴۵ء سے، "ایلومنیم یوٹینسلز (کنٹرول) آرڈر ۱۹۴۵ء" کے تحت ایلومنیم کے تمام برتنوں کی قیمت پر کنٹرول ہو گیا ہے۔ مقررہ انتہائی قیمتیں، برتنوں کی قسم کے لحاظ سے، ۲ روپے ۱۴ آنے سے لے کر ۳ روپے ۸ آنے فی پونڈ تک ہیں۔ اور اوسط شرح جو کنٹرول سے پہلے ۵ روپے ۱۴ آنے فی پونڈ تھی، کنٹرول کے بعد صرف ۳ روپے فی پونڈ یا پانچ پیسے فی تولہ رہ گئی ہے۔

سرکاری نگرانی میں بنے ہوئے ایلومنیم کے برتن، بڑی تعداد میں جلد از جلد ہر جگہ موجود بیوپاریوں کو فروخت کے لئے مہیا کئے جا رہے ہیں۔ اس مقصد کے لئے حکومت ۵۰۰۰ ٹن سالانہ کے حساب سے ایلومنیم مہیا کر رہی ہے۔ اِن برتنوں پر کنٹرول کی قیمت لکھی ہے۔

حالات سے باخبر رہیئے

اپنے حقوق طلب کیجئے

حکومت کی مقرر کردہ قیمتوں سے زیادہ مت دیجئے

محکمہ انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز نئی دہلی نے شائع کیا۔ AAA190

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ماسکو ۲۴ر اپریل۔ مارشل سٹالن نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے۔ کہ روسی فوجیں مشرق اور جنوب کی طرف سے برلین میں داخل ہو گئی ہیں۔ اس وقت برلین کے بازاروں میں سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ تین اطراف سے شہر کے لئے خطرہ بڑھ رہا ہے۔ فرینکفرٹ اور دوسرے بہت سے شہروں پر بھی روسیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ اس وقت برلین میں ہٹلر خود جرمن افواج کی کمان کر رہا ہے۔ کچھ روسی دستوں نے برلین سے پندرہ میل شمال مغرب کی طرف اولنبرگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ ایک اور روسی فوج ساٹھ میل لمبے محاذ پر برلین کے جنوب میں دریائے ایلب کے کنارے جا پہنچی ہے۔ ابھی امریکن اور روسی فوجوں کے باہم ملنے کی کوئی خبر نہیں آئی۔

تیسری امریکن فوج نے چیکوسلواکیہ کے جنوب میں ساٹھ میل کے محاذ پر ایک نیا حملہ شروع کر دیا ہے۔ یہ خبر پہلے آ چکی ہے۔ کہ اس نے ڈینیوب کے پل پر قبضہ کر لیا ہے۔ دوسری برطانی فوج برلین کو پوری طرح گھیرے میں لے رہی ہے۔ کچھ اور برطانی دستوں نے ہمبرگ کی ایک بیرونی بستی کو پوری طرح گھیر لیا ہے۔

روم ۲۴ر اپریل۔ اٹلی میں پانچویں اور آٹھویں فوجیں دریائے پو کے کنارے جا پہنچی ہیں۔ اور پو و بولونیا کے درمیان جرمن فوجوں کا قلع قمع کیا جا رہا ہے۔ یہاں جرمن قریب قریب منتشر ہو چکے ہیں۔ مڈیرا کے شہر پر قبضہ کیا جا چکا ہے۔ اور فرارا کے پاس گھمسان کا رن پڑ رہا ہے۔ پانچویں فوج کے دستے شدید مقابلہ پر بھی آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔

واشنگٹن ۲۴ر اپریل۔ بھاری امریکن بمباروں نے مریانا کے اڈوں سے اڑ کر ٹوکیو سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر بمبر حملہ کیا۔ جنوبی اوکے ناوا میں جاپانی بچاؤ کی چوکیوں پر بھی بمباری کی گئی۔ جنگی جہازوں نے بھی توپوں سے گولے برسائے۔ امریکن فوج منڈاناؤ کے وسطی علاقہ میں تیس میل اور آگے بڑھ گئی ہے۔ اور سڑکوں کے ایک اہم مرکز پر قبضہ بھی کر لیا ہے۔

واشنگٹن ۲۴ر اپریل۔ روسی وزیر خارجہ مسیو مولوٹاف امریکن پریذیڈنٹ سے دوسری بار ملے۔

لنڈن۔ ۲۴ر اپریل۔ جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہٹلر برلین میں ہے۔ اور اس نے یہیں رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اناؤنسر نے کہا۔ ہم ساری دنیا کی اطلاع کے لئے اعلان کرتے ہیں۔ کہ فیوہرار برلین میں ہے۔ اور یہیں رہے گا۔

لنڈن ۲۴ر اپریل۔ مبصرین کی رائے ہے۔ کہ ۸۴ گھنٹے کے اندر اندر برلین کے فتح ہو جانے کی توقع ہے۔ ہٹلر نے نوعمر لڑکوں۔ لڑکیوں اور عورتوں کو بھی برلین کی جنگ میں جھونک دیا ہے۔ برلن کے ارد گرد جانیوالی ریلوے لائن پر روسیوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔ کئی کارخانے روسیوں کے قبضہ میں آ چکے ہیں۔ بے شمار لوگ پریشان حال بھاگ رہے ہیں۔ جرمنی کے دارالسلطنت میں جگہ جگہ آگ لگی ہوئی ہے۔ ہٹلر کے اخبار اور نازی پارٹی کے آفیشل آرگن کے دفاتر جل کر راکھ ہو چکے ہیں۔ بیرونی دیہات سے برلین کا سلسلہ نامہ و پیام کٹ چکا ہے۔

لنڈن ۲۴ر اپریل۔ ڈاکٹر گوئبلز نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہم برلین اور پراگ کو کبھی بالشویکوں کے حوالہ نہ کرینگے۔

منیلا ۲۴ر اپریل۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ فلپائن کیبنٹ کے دو اور ممبروں کو جن میں سے ایک وزیر خارجہ اور ایک وزیر زراعت ہے۔ جاپانیوں کے ساتھ سازباز کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

واشنگٹن ۲۴ر اپریل۔ روس و امریکہ اور برطانیہ کے وزراء خارجہ میں بات چیت ہو رہی ہے۔

لنڈن ۲۴ر اپریل۔ کہا جاتا ہے کہ امریکن اور برطانی فوجیں جرمنی میں دریائے ایلب کے مغربی کنارے اسلئے آگے نہیں بڑھیں کہ یالٹا کانفرنس میں دریائے ایلب کا مشرقی علاقہ جس میں برلین واقع ہے۔ روسی اقتدار میں رکھے جانے کا فیصلہ ہوا تھا۔

قاہرہ ۲۴ر اپریل۔ ایک مصری نے اپنے سر پر ۱۹۴ پونڈ وزن اٹھا کر بوجھ اٹھانے کا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ یہ بوجھ تین مختلف پیکٹوں میں تھا۔

پیرس ۲۴ر اپریل۔ جنرل آئزن ہوور کے چیف آف سٹاف نے ایک بیان میں کہا۔ کہ ابھی یورپ کی جنگ کے جلد ختم ہونے کی کوئی امید نہیں۔ ابھی بہت سی شدید لڑائیاں متوقع ہیں۔ جن میں اتحادیوں کو بھاری نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اگر جرمن اسی طرح لڑتے رہے۔ تو ان کو تباہ کرنے میں ابھی کافی وقت لگے گا۔

گوام ۲۴ر اپریل۔ ایڈمیرل نمٹس کے تازہ اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ۱۸ر مارچ سے ۱۸ر اپریل تک اوکے ناوا کی لڑائی میں امریکن بیڑے کے ۱۵ جہاز تباہ ہوئے ہیں۔ جن میں مختلف قسم کے جہاز شامل ہیں۔ اس عرصہ میں جاپانیوں کے ایک سو جہاز اور ۲½ ہزار ہوائی جہاز تباہ ہوئے ہیں۔

نیویارک ۲۴ر اپریل۔ امریکہ کے میوزیم آرٹ کے ڈائرکٹر نے ایک بیان میں کہا۔ کہ برطانیہ اور یورپ میں نازیوں نے دو ملین ڈالر قیمت کی تاریخی یادگاریں اور آرٹ کے نمونے تباہ کر دیئے یا ان کو لوٹ کر لے گئے۔

واشنگٹن ۲۴ر اپریل۔ ٹوکیو ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ کل جاپانی کیبنٹ کی میٹنگ دن بھر ہوتی رہی۔ جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ مزید شہر خالی کرنے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔

لنڈن ۲۴ر اپریل۔ ہالینڈ کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ لونڈر کے علاقہ میں بند توڑ کر جرمنوں نے جو سیلاب پیدا کر دیا تھا۔ اس نے تباہی مچا دی ہے۔ دس لاکھ ایکڑ اراضی زیر آب ہے۔ بعض جگہ تو سولہ سولہ فٹ پانی بھر رہا ہے۔ کوئی مکان۔ کوئی سڑک اور کوئی درخت سلامت نہیں۔ اس علاقہ میں پندرہ ہزار ڈچ کسان رہتے تھے۔ جنہیں جرمنوں نے متنبہ بھی نہ کیا۔

لنڈن ۲۴ر اپریل۔ جاپانی وزیر خارجہ نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ جنگ نہایت نازک صورت اختیار کر چکی ہے۔ مگر ہم فتح یاب ہوں گے۔ ہم فتح حاصل کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ اور اپنی لڑنے کی طاقت میں اضافہ کر رہے ہیں۔

دہلی ۲۴ر اپریل۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ ملک کی ۲۰ کلیدی صنعتوں پر قبضہ کرے گی۔ ایسا کرنے سے قبل مختلف صوبوں اور ریاستوں سے مشورہ کرے گی۔ ان صنعتوں میں لوہا۔ فولاد سوتی اور اونی کپڑے۔ سیمنٹ۔ کھانڈ۔ بجلی کوئلہ۔ موٹر سازی۔ بحری جہاز سازی۔ بڑی مشینری۔ تیل۔ ربڑ۔ ریڈیو وغیرہ کی صنعتیں بھی شامل ہیں۔

واشنگٹن ۲۴ر اپریل۔ روس۔ امریکہ اور برطانیہ کے وزرائے خارجہ آج سان فرانسسکو کانفرنس کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو گئے۔ گذشتہ شب وہ چینی وزیر خارجہ سے بھی ملے۔

لنڈن ۲۴ر اپریل۔ تا حال یہ علم نہیں ہو سکا۔ کہ برلین کے محاذ پر روسی اور امریکن فوجیں باہم مل چکی ہیں یا نہیں۔ تاہم جنرل بریڈلے کے ہیڈ کوارٹر سے ایک نامہ نگار نے اطلاع دی ہے۔ کہ یہ فوجیں ایسی جگہ پہنچ چکی ہیں۔ کہ جب چاہیں باہم مل سکتی ہیں۔ روسی ٹینک دریائے ایلب کے کنارے دیکھے گئے ہیں۔

پہلی اور نویں امریکن فوجوں نے دریائے ایلب اور دریائے ملڈا کے ساتھ ساتھ اپنے مورچہ کو اور بڑھا لیا ہے۔ اس مورچہ کے پیچھے ہزاروں جرمن بھٹکتے پھر رہے ہیں۔ جنہیں ٹھکانے لگایا جا رہا ہے۔ جنرل پیٹن کے دستے بویریا میں بڑھ رہے ہیں۔ جہاں جرمن کہیں کہیں مقابلہ پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ جنرل منٹگمری کی فوجیں بریمن کے پاس پہنچ رہی ہیں۔ اور تین میل دور ایک گاؤں جرمنوں سے چھین چکی ہیں۔ یہاں سے مشرق کی طرف برلین کی سڑکوں پر سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ نازی بار بار کہہ رہے ہیں۔ کہ لوگ برلین سے باہر نہ جائیں۔ مگر جرمن بکثرت بھاگ کر ان علاقوں میں پہنچ رہے ہیں۔ جن پر روسی قبضہ کر چکے ہیں۔

کانڈی ۲۴ر اپریل۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ برما میں ۱۴ویں فوج نے پیمانا کے مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ فوج شمال سے جنوب کی طرف جانیوالی بڑی ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ بڑھ رہی ہے۔ اور اب تک پانچ ہوائی میدانوں پر قبضہ کر چکی ہے۔ کل اتحادی بمباروں نے رنگون میں دشمن کے رسد کے گودام اور ہنزادا میں دشمن کے گوداموں کی بھی خبر لی گئی۔ فوجی جمگھٹوں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔

واشنگٹن ۲۴ر اپریل۔ آج ٹوکیو سے ۱۵ میل جنوب مغرب میں جو ہوائی حملہ ہوا۔ اس میں دشمن کو کافی نقصان پہنچایا گیا۔ شیبرو۔کا میں دشمن کے ٹھکانوں کی خاص طور پر خبر لی گئی۔ اوکے ناوا کے جنوب مغربی کونے میں زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔ مگر امریکن فوج دشمن کو برابر دباتی جا رہی ہے۔ منڈاناؤ کے جنوبی علاقہ میں کباکان پر قبضہ کر کے دشمن کی فوجوں کو یہاں دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ پچھلے ہفتہ کی لڑائیوں میں فلپائن میں آنے جانے والے دشمن کے دو ہزار سپاہیوں کی لاشیں مل چکی ہیں۔ اور امید ہے اور بھی مارے گئے ہونگے۔ ان کے علاوہ ۳۵۳ جاپانی سپاہی گرفتار کئے گئے ہیں۔

لنڈن ۲۴ر اپریل۔ ہٹلر نے جرمنوں کو حکم دیا ہے۔ کہ اتحادیوں پر بازاروں سے اور عقب سے حملے کئے جائیں۔ جرمن